سے نکلے۔ پاس ہی مکان تھا۔ پرنالے کے نیچے کھڑے ہو کر امیرالمومنین نے مالک مکان سے کہا کہ ـــــ آپ میرے کندھوں پر کھڑے ہو کر اس پرنالے کو پھر اُسی رُخ پر کر دیں۔ کچھ اور روائتوں میں ہے انہوں نے کہا کہ ـــــ میں نے نمازیوں کے لئے اس کا رُخ بدلوایا تھا جو کچھ میرے ساتھ پیش آیا اس کی بنا پر نہیں! مجھے افسوس ہے کہ مجھے یہ نہ معلوم تھا کہ پرنالے کو اُس رُخ پر اللہ کے رسول نے لگایا تھا۔ جب مالکِ مکان نے یہ پرنالہ پھر اسی رُخ پر کر دیا تو خلیفۂ وقت کے کندھوں پر سے اُترے اور بولے ـــــ امیرالمؤمنین! اللہ آپ کو خوش رکھے! آپ کی وجہ سے مجھے انصاف مل گیا۔ میرا دل کہتا ہے یہ مکان اب میں آپ کے حوالے کر دوں کہ آپ اسے مسجدِ نبوی میں شامل کر دیں۔

یہ اللہ کے نیک بندے امیرالمؤمنین عمر بن خطاب اور سیدنا عباس رضوان اللہ علیہم اجمعین تھے۔

ـــــ قارئینِ نقیبِ ختمِ نبوّت کو مبارکباد ـــــ

آپ کیلئے یہ خبر انتہائی خوشی کا باعث ہے کہ ماھنامہ "نقیبِ ختمِ نبوت" کو باقاعدہ ڈیکلریشن مل گیا ہے۔ اس سے قبل دو سال تک ہم آپ کی خدمت میں "نقیب" کتابی صورت میں ماھانہ سیریز کے طور پر پیش کرتے رہے ہیں۔

قارئین کرام! بلاشبہ آپ مبارکباد کے مستحق ہیں کہ آپ نے عرصہ دو سال تک ادارہ سے تعاون کی لازوال مثال قائم کی ہے۔

اس مرتبہ ڈیکلریشن کے ساتھ پہلا شمارہ آپ کی خدمت میں حاضر ہے۔ اور ہم نئے سال سے پہلی جلد کا آغاز کر رہے ہیں۔ اس لئے جلد ۱ شمارہ ۱ تحریر کیا گیا ہے۔ (ادارہ)

شیخ الصحابہ رضی اللہ عنہ

از: مولانا محمد عبدالحق چوہان

"علی اکبر" سبائی تبرائی کی کتاب "شیخ سقیفہ" غلاظت کی پوٹ ہے

(قسط ۲)

صدر مملکت جناب محمد ضیاء الحق مرحوم کے سانحہ ارتحال کے وقت سرکاری طور پر ان کی شہادت کا اعلان نئے صدر اسحٰق کے تعین کے بعد کیا گیا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے یوم انصار مدینہ نے انتخاب خلیفہ کیلئے سقیفہ بنی ساعدہ میں ایک اجتماع منعقد کیا کیونکہ ان کا گمان تھا کہ خلافت کا حق انہی کو حاصل ہے اس لئے کہ انہوں نے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ہاں ٹھہرایا اور آپ کے ساتھ مل کر اعداء اللہ سے جہاد کیا۔

صدیق اکبرؓ کو جب اس اجتماع کی اطلاع ملی تو آپ بغیر ایک لمحہ توقف کئے حضرت عمر اور امین الامۃ حضرت ابوعبیدہ عامر بن عبداللہ بن جراح رضی اللہ عنہما کی معیت میں وہاں پہنچ گئے۔ یہ خبر سنکر اگر صدیق اکبرؓ خاموش رہتے اور اس طرف التفات نہ کرتے تو قریب تھا کہ جمعیۃ و وحدۃ اسلامیہ پارہ پارہ ہو جاتی اور مرکز اسلامی انتشار و افتراق کے مہیب اور وحشت ناک بادلوں کی لپیٹ میں آجاتا مگر خدائے قادر و حکیم مطلق کا غلبۂ اسلام اور "کلمۃ اللہ ہی العلیا" کی حفاظت کے متعلق وعدہ تھا۔ اسلئے اس نے صدیق اکبرؓ کے قلب کو انبیاء علیہم السلام والی ہمت۔ استقامت اور استقلال کی بے نظیر قوت اور لازوال نعمت سے بھر دیا اور انکی فراست ایمانی اور مرتبۂ "صدیقیۃ" کی قوۃ عمل کی تاثیر نے ذہن میں پیش آمدہ خطرات و تفکرات کے پہاڑوں کو فضا میں تحلیل کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت اور آپ کے تزکیہ نفوس کی تاثیر بھی تھی کہ دین اور امت کی زندگی کے سب سے اہم دستوری و انتظامی معاملہ کا ایک ہی لمحہ میں باوقار اور موجب اطمینان فیصلہ ہو گیا الصارؓ نے حق خلافۃ جب مہاجرین کیلئے تسلیم کر لیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس فیصلہ کن خطاب پر انصار ہی نے بیعت کی اور سبقۃ حاصل کی۔

یا معشر الانصار یا معشر المسلمین ان اولی الناس بأمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اے انصار! اے مسلمانوں کی جماعت! رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپؐ کے مقصد زندگی کی تکمیل کیلئے آپ کی خلافۃ کا سب سے زیادہ مستحق

من بعده ثاني اثنين اذ هما في الغار ابوبكر السباق المبين۔ ثم اخذت بيده وبادرني رجل من الانصار فضرب على يده ثم ضربت على يده وتتابع الناس۔

[ازالۃ الخفاء ص۲۶ ج ۲]

شخص ابوبکر ہے جو "ثانی اثنین اذ ھما فی الغار" کے مرتبہ رفیعہ پر فائز ہے اور ہر نیکی میں علانیہ سب سے بہت آگے ہے۔ اس کے بعد میں نے ابوبکر کے ہاتھ کو بیعۃ کرنے کے لئے پکڑا۔ لیکن مجھ سے پہلے ایک انصاری نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کرنے میں سبقت حاصل کر لی۔ اس کے بعد میں نے بیعۃ کی اور پھر بقیہ تمام لوگوں نے لگاتار بیعۃ کرنی شروع کر دی۔

یہ بیعۃ جس دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا۔ اسی روز دوشنبہ [پیر] کی شام کو ہوئی بیعۃ سقیفہ کے دوسرے روز سہ شنبہ [منگل] کو عامۃ الناس تمام اصحاب کبار اور مہاجرین و انصار مسجد نبوی میں جمع ہوئے اور بیعۃ سقیفہ کی توثیق کی اور اسی روز ۳۳ ہزار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آپ کی بیعۃ کی۔ اور حضرۃ علی رضی اللہ عنہ نے بھی اسی یوم بیعۃ کی۔ آپکی یہ بیعۃ نہ جبراً تھی نہ ہی تقیۃً بلکہ پوری رضا اور رغبۃ کے ساتھ تھی۔

حضرۃ علی رضی اللہ عنہ نے بیعۃ سقیفہ پر دھاندلی اور غیر شرعی ہونیکا اعتراض نہیں کیا۔ بیعۃ سقیفہ کے متعلق انکو جو اختلاف تھا انہوں نے برملا اظہار کیا اور ساتھ ہی یہ اعتراف بھی کیا کہ حضرۃ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی خلافت کے مستحق ہیں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:

ما غضبنا الا انا قد اخرنا عن المشاورة وانا نرى ابابكر احق الناس بها بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم انه لصاحب الغار وثاني اثنين وانا لنعلم بشرفه وكبره ولقد امره رسول الله صلى الله عليه وسلم

ہم حضرۃ ابوبکر کی خلافۃ پر ہرگز ناراض نہیں ہمیں صرف اس بات کا رنج ہے کہ خلافۃ کے مشورہ میں ہم کو شریک نہیں کیا گیا۔ باقی اس بات کا ہمیں قطعی یقین حاصل ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کی خلافۃ کا سب سے زیادہ استحقاق ابوبکر کو حاصل ہے کیونکہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحب غار اور ثانی اثنین کے مرتبۂ رفیعہ پر